

# 14۔ برسات کی بہاریں

نظیر اکبر آبادی

(۱۷۳۵ء۔۔۔۔۔۱۸۳۰ء)

تعارف:

نظیر کا اصل نام دلی محمد ہے۔ آپ دلی میں پیدا ہوئے، مگر چونکہ عمر کا زیادہ حصہ اکبر آباد میں گزرا، اس لیے اپنے نام کے ساتھ اکبر آبادی لکھتے تھے۔ بارہ بھائیوں میں صرف نظیر زندہ رہے، اس لیے ماں باپ کی آنکھوں کا تارا تھے۔ احمد شاہ ابدانی کے حملے کے وقت اپنی ماں اور تانی کو ساتھ لے کر آگرہ پہنچے اور تاج محل کے قریب مکان میں رہنے لگے۔ نظیر کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ملتیں، تاہم وہ عربی، فارسی، ہندی اور ہندوستان کی کئی دوسری زبانیں جانتے تھے۔ ان کا مزاج قلندرانہ تھا۔ اسی مزاج کی وجہ سے وہ درباریوں سے دور رہے۔ نواب سعادت علی خان نے انھیں لکھنؤ بلوایا، وہ نہ گئے۔ اسی طرح بھرت پور کے رئیس کی دعوت ٹھکرا دی۔ متھرا میں کچھ عرصہ معطوم رہے مگر جلد ہی نوکری چھوڑ کر آگئے اور سترہ روپے ماہوار پر لالہ بلاس رام کے بچوں کے اتالیق ہو گئے۔ نظیر نے طویل عمر پائی۔ آخری عمر میں فالج کے عارضے میں مبتلا ہو گئے اور اسی بیماری کے باعث انتقال کیا۔

عوامی شاعری:

نظیر اکبر آبادی نے میر و سودا، ناسخ و آتش اور انتاد جرات کا زمانہ دیکھا، مگر اپنی آزاد طبیعت کے باعث سب سے الگ رہے۔ ان کی شاعری عوامی تھی۔ انھوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول، اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انھوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا، جن کا تعلق براہ راست عوام الناس، بالخصوص غریب اور مفلس طبقے سے تھا۔ ان کی نظموں میں مناظر فطرت، مذہبی تہوار، سماجی رسوم، میلوں ٹھیلوں، جانوروں حتیٰ کہ پھلوں اور سبزیوں کا جائزہ کر دکھائی دیتا ہے۔ انھوں نے اردو نظم گوئی کے دامن کو وسیع کیا۔

تصانیف:

آپ نے طویل اخلاقی اور اصلاحی نظمیں لکھیں۔ ان کے علاوہ مناظر فطرت، موسموں اور تہواروں پر ان کی نظمیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ نظمیں ان کے غیر معمولی مشاہدے اور زندگی کے گہرے تجربوں کی عکاس ہیں۔ نظیر کی زبان عام فہم اور سادہ ہے۔ ان کی شاعری کا ضخیم کیمت اردو ادب میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لہلہاہٹ	ہواست کھیت کے ہٹنے کی کیفیت	جھماہٹ	جگمگ کرنے کی کیفیت، روشن، چمکنا
کانٹ	لکا سبز رنگ	گزار	مہن
ابر	بارش	مست	نشے میں چور، مدہوش

## اشعار کی تشریح

بند 1۔

جس اس ہوا میں کیا کیا، برسات کی بہاریں  
 سبزوں کی لہلہاہٹ باغات کی بہاریں  
 بوندوں کی جھماوٹ قطرات کی بہاریں  
 ہریات کے تماشے ہر گھات کی بہاریں

**تشریح:** نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل قفل ہو گیا۔ درخت، پودے اور سرسبز کھیت برسات سے ذمہ لگے۔ ہوا کے پڑسرد جھونکے آتے ہیں تو سرسبز و شاداب کھیت جھوٹے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبزی اور شادابی ہے۔ حدنگاہ تک ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے اچھے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگمگ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ جب برسات کا موسم شروع ہوتا ہے تو دور دور تک سرسبزی و شادابی ہوتی ہے۔ پند کے قطرے سرسبز فرش پر موتیوں کی صورت بہا رہے دکھاتے ہیں۔ ایسا نظارہ صرف کسی ایک جانب نہیں ہے بلکہ جہر بھی نظر اٹھائے گی حسین اور دل فریب سماں نظر آتا ہے۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم ہے۔

بند 2۔

بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں  
 جھڑیوں کی مستیوں سے دھومیں مچا رہے ہیں  
 پڑتے ہیں پانی ہر جا جل قفل بند رہے ہیں  
 گزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں

جواب: تیسرے بند میں ردیف "ہرے پھونے" ہے۔

(ج) چوتھے بند میں کون سا لفظ بطور ردیف استعمال ہوا ہے؟

جواب: چوتھے بند میں ردیف نہیں ہے۔

(د) تیسرا اللہ تعالیٰ کی قدرت کیسے بیان کرتے ہیں۔

جواب: تیسرے "سبحان تیری قدرت" پکار کر اللہ کی عظمت بیان کرتے ہیں۔

(ه) گلزار کے بھگنے اور سبزے کے نہانے سے مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد برسات کی کثرت کی طرف اشارہ ہے جس سے گلزار بھیگ جاتے ہیں اور سبزے نہا جاتے ہیں۔

2۔ شاعر نے نظم "برسات کی بہاریں" میں برسات کے جو مناظر بیان کیے ہیں، ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: نظم "برسات کی بہاریں" کا خلاصہ

نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل تھل ہو گیا۔ درخت، پودے اور سرسبز کھیت برسات سے ڈھل گئے۔ ہوا کے پڑ سرور جمع کئے آتے ہیں تو سرسبز و شاداب کھیت جموتے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبزی اور شادابی ہے۔ حدنگاہ تک ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے اتنے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگمگ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم ہے۔

برسات کا موسم شروع ہوتے ہی ہر طرف بادل ہی بادل نظر آنے لگے۔ ہوا کے ساتھ ساتھ مھنگھور گھٹائیں چھانے لگیں ہواؤں پر بادل ہی بادل چھا گئے۔ برسات کے باعث خوب پانی برس رہا ہے۔ کہیں تو گڑھوں میں بے پناہ پانی جمع ہو گیا ہے اور جو جگہیں بلندی پر ہیں وہ خشک رہ گئی ہیں۔ بعض مقامات پر جل تھل ایک ہو گئے ہیں۔ باغات میں بارش نے عجیب سا پیش کیا ہے۔

شاعر برسات کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ باغات اور سبزہ زاروں میں پانی ہی پانی رواں دواں ہے چنانچہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں پر بارش نہ ہوتی ہو۔ ہر طرف برسات کی آمد کی دھومیں مچی ہوئی ہیں۔ نظر میں یہی نقشہ ہے کہ چاروں طرف لہلہا ہٹ ہے۔ چنانچہ برسات کی بہاروں نے پورے ماحول کو زبردست تروتازہ، خوشگوار اور خوبصورت بنا دیا ہے۔ اے رب کائنات اور پروردگار عالم یہ سب تیری قدرت کے تقارے ہیں۔ تیرے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو اتنے خوبصورت تقارے پیدا کر سکے تو ہی گل و گلزار کو بخوبی سمجھتا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مسرت اور دل فریبی تو ایک طرف، برسات کے

تشریح:

جدت اور قدرت سے بھرپور اس بند میں شاعر نے مناظر فطرت اور مظاہر فطرت کی خوب متحرکشی کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آسمان پر سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ گھنگھور گھٹائیں اُمنڈتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔ بارش نے پیاسی زمین کی پیاس بجھادی ہے۔ ہر طرف ہریالی اور سبزہ سبزہ لہلہا رہا ہے۔ پودوں اور درختوں کی شاخیں مسی میں آکر جموم رہی ہیں۔ آسمان پر سیاہ، غریخ اور ہلکے سبز رنگ کے بادل چھائے ہیں۔ اے رب کائنات اور پروردگار عالم یہ سب تیری قدرت کے نگارے ہیں۔ تیرے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو اسے خوبصورت نگارے پیدا کر سکے۔ تو ہی گل و گلزار کو خوبصورتی اور رنگینی بخشا ہے۔

بند 5۔

کیا کیا رکھے ہے یارب، سلمان تیری قدرت

بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت

سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت

تیرے نگارے ہیں سہان تیری قدرت

تشریح:

اس بند میں شاعر برسات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور قدرت و عظمت بیان کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باری تعالیٰ! میں ناچیز کس طرح تیری قدرت کو احاطہ قلم میں لاؤں اور بیان کروں، تُو نے اس دنیا میں ہمارے لیے بے شمار سلمان مہیا کئے ہیں۔ تیری قدرت اتنی بڑی ہے کہ تیری قدرت نے ہر جگہ جلوے دکھائے ہیں۔ ہر طرف خوبصورت اور دلکش نگارے ہمیں دیئے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مسی اور دل فرمی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دلفریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیرے بھی حمد الہی میں معروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سہان ربنا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چرند، پرند سبھی نہال ہیں اور قدرت کی مہنات دیکھ دیکھ کر شامہ خوانی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہادوں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

## حل مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) پہلے بند میں کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: اس بند میں برسات، باغات، قطرات، گھٹات، قافیے استعمال ہوئے ہیں۔

(ب) تیسرے بند میں موجود ردیف کی نشاندہی کریں۔

حسین اور دلفریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیر بھی حمد الہی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سبحان ربنا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چرند، پرند سبھی نہال ہیں اور قدرت کی حمایت دیکھ دیکھ کر شے خوشی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

3۔ "قدرت کے بچہ رہے ہیں ہر جاہرے بچھونے" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے فضل و کرم سے ہر جگہ بیزہ ہی بیزہ نظر آ رہا ہے۔

4۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

برسات، لہلہاہٹ، گلزار، سبحان، مجبہاہٹ  
جواب: بَرَسَات، لَهْلَهَات، گلزار، سُبْحَان، مجبَهَات۔

5۔ مذکر اور مؤنث الفاظ کی نشاندہی کریں۔

مذکر الفاظ: بادل، بیزہ، گلزار، رنگ، تیر

مؤنث الفاظ: ہوا، بہار، برسات، قدرت، گھٹا

6۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
بیزہ	سیاہی	لہلہاہٹ
بوندیں	بچھونے	مجبہاہٹ
بادل	سبحان	مست
پانی	ماہی	جل قفل
ہرے	جل قفل	بچھونے
تیر	مست	سبحان
ماہ	مجبہاہٹ	ماہی
ابر	لہلہاہٹ	سیاہی

7۔ جس نظم کے ہر بند میں ایک ہی مصرع بار بار ڈھرایا جائے اُسے "شیپ کا مصرع" کہتے ہیں۔ اس نظم میں

شیپ کے مصرعے کی نشان دہی کریں۔

جواب: "کیا کیا مچی ہیں باروا برسات کی بہاریں" یہ شیپ کا مصرع ہے۔

8- نظم "برسات کی بہاریں" کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: اس کا جواب سوال نمبر 2 میں دے دیا گیا ہے۔

9- مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

لہلہٹ، جل قفل، گلزار، گھٹائیں، ماہ تاہ ماہی

جواب:

الفاظ	جملے
لہلہٹ	برسات کے موسم میں ہر طرف بڑے کی لہلہٹ نظر آتی ہے۔
جل قفل	موسلا دھار بارش سے ہر طرف جل قفل ہو گیا۔
گلزار	انسان گل و گلزار کا دلدادہ ہے۔
گھٹائیں	آسمان پر کالی گھٹائیں ہر طرف پھیل گئیں۔
ماہ تاہ ماہی	موسلا دھار بارش سے ماہ تاہ ماہی سب بھیگ جاتے ہیں۔

تشبیہ:

کسی چیز کو کسی خاص وصف کی وجہ سے کسی دوسری چیز کی مانند یا اس جیسا قرار دینا تشبیہ کہلاتا ہے۔ جیسے خوبصورت چہرے کو پھول کی مانند قرار دینا۔ ارکان تشبیہ پانچ ہیں۔ پہلی چیز کو مشبہ، دوسری چیز کو مشبہ اور دونوں کے درمیان مشترک خوبی یا صفت کو وجہ شہہ کہتے ہیں۔ حرف تشبیہ اور فرض تشبیہ بھی تشبیہ کے ارکان ہیں۔ تشبیہ کا مقصد عام چیز کی خوبی کو واضح کرنا اور اس کی وضاحت کرنا ہے۔ تشبیہ سے بات میں خوب صورتی پیدا ہوتی ہے اور بیان دل چسپ ہو جاتا ہے۔

تشبیہ کی مثالیں دیکھیں:

(الف) اس کے دانت موجیوں کی طرح سفید ہیں۔

(ب) اس کے لب پھول کی طرح نازک ہیں۔

(ج) اس کا دل پتھر کی طرح سخت ہے۔

(د) اس کا قد سرو کی طرح لمبا ہے۔

(و) وہ لومڑی کی طرح چالاک ہے۔

ان مثالوں میں دانت، لب، دل، قد اور وہ (کوئی شخص) مشبہ ہیں۔ جب کہ موتی، پھول، پتھر، سرو، اور لومڑی مشبہ بہ۔ ان مثالوں میں بالترتیب سفیدی، نازکی، سختی، لمبائی اور چالاک تشبیہ کی وجوہات یا وجہ شہہ کی مثالیں ہیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لہلہاہٹ	ہواست کھیت کے ہٹنے کی کیفیت	جھمبھٹ	جگمگ کرنے کی کیفیت، روشن، چمکتا
کانٹ	لکا سبز رنگ	گزار	میں
بارش	بارش	نشتے میں چور، دھو ش	مست

## اشعار کی تشریح

بند 1۔

جس اس ہوا میں کیا کیا، برسات کی بہاریں

سبزوں کی لہلہاہٹ باغات کی بہاریں

بوندوں کی جھمبھٹ قطرات کی بہاریں

ہر بات کے تماشے ہر گھات کی بہاریں

**تشریح:** نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو ہوا اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئی اور ہر طرف جل قفل ہو گیا۔ درخت، پودے اور سرسبز کھیت برسات سے ذمہ لگے۔ ہوا کے پڑسرد جھونکے آتے ہیں تو سرسبز و شاداب کھیت جھوٹے نظر آتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سرسبزی اور شادابی ہے۔ حدنگاہ تک ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔ بارش کے قطرے اچھے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگمگ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ انسانوں اور دوسرے جانداروں میں بے چینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ جب برسات کا موسم شروع ہوتا ہے تو دور دور تک سرسبزی و شادابی ہوتی ہے۔ پند کے قطرے سرسبز فرش پر موتیوں کی صورت بہا رہے دکھاتے ہیں۔ ایسا نظارہ صرف کسی ایک جانب نہیں ہے بلکہ ہر جگہ بھی نظر اٹھائے ہی حسین اور دل فریب سماں نظر آتا ہے۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم ہے۔

بند 2۔

بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھارے ہیں

جھڑیوں کی مستیوں سے دھومیں مچا رہے ہیں

پڑتے ہیں پانی ہر جا جل قفل بند ہے ہیں

گزار بھیجتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں

تشریح:

اس بند میں شاعر نظیر اکبر آبادی نے برسات کے مناظر کی مرقع نگاری کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ برسات کا موسم شروع ہوتے ہی ہر طرف بادل ہی بادل نظر آنے لگے۔ ہوا کے ساتھ ساتھ گھٹکھٹور گھٹائیں چھانے لگیں ہواؤں پر بادل ہی بادل چھا گئے۔ برسات کے باعث خوب پانی برس رہا ہے۔ کہیں تو گڑھوں میں بے پناہ پانی جمع ہو گیا ہے اور جو جگہیں بلندی پر ہیں وہ خشک رہ گئی ہیں۔ بعض مقامات پر جل قہل ایک ہو گئے ہیں۔ باغات میں بارش نے عجیب سا پیش کیا ہے۔ ہرے بھرے پودے پھل اور پھول پانی سے بھیجے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ شاعر برسات کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ باغات اور سبزہ زاروں میں پانی ہی پانی رہاں دواں ہے چنانچہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں پر بارش نہ ہوتی ہو۔

بند 3۔

ہر جا بجا رہا ہے سبزہ ہرے پھونے  
قدرت کے بچہ رہے ہیں ہر جا ہرے پھونے  
جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے پھونے  
پھوادیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے پھونے

تشریح:

اس بند میں شاعر نے برسات کے خوبصورت مناظر کی شاعرانہ مصوری کرتے ہوئے کہا ہے کہ برسات کے موسم میں بارشوں کے بعد ماحول اتنا خوبصورت اور دلکش ہو گیا ہے کہ زمین نے سرسبز رنگ کا لباس زیب تن کر رکھا ہے۔ قدرت کے حسین نظارے دکھائی دے رہے ہیں۔ باغوں کی رونق، تردد تازگی اور گلنگلی لوٹ آئی ہے۔ درخت اور پودے گھرے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ شادابی، یہ بہار برسات کے سبب ہے۔ مختصر یہ کہ قدرت نے چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ بکھیر دیا ہے۔ برسات کے پانی نے ہر چیز پر کھا پیدا کر دیا ہے۔ جہاں تک نظر کام کرتی ہے ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے۔ زمردیں فرش بچھا ہوا ہے۔ ہر طرف برسات کی آمد کی دھو میں مچی ہوئی ہیں۔ نظر میں یہی نقشہ ہے کہ چاروں طرف لہلہاٹ ہے۔ چنانچہ برسات کی بہاروں نے پورے ماحول کو زبردست تروتازہ، خوشگوار اور خوبصورت بنا دیا ہے۔

بند 4۔

سبزوں کی لہلہاٹ، کچھ ابر کی سیاہی  
اور چھاری گھٹائیں سرخ اور سفید کانی  
سب بھیجتے ہیں گھر گھر لے ماہ تابہ ماہی  
یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الہی!



تشریح:

جدت اور قدرت سے بھرپور اس بند میں شاعر نے مناظر فطرت اور مظاہر فطرت کی خوب متحرک کشی کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آسمان پر سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ گھنگھور گھٹائیں اُمنڈتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔ بارش نے پیاسی زمین کی پیاس بجھادی ہے۔ ہر طرف ہریالی اور سبزہ نئی سبزہ لہلہا رہا ہے۔ پودوں اور درختوں کی شاخیں مسی میں آکر جموم رہی ہیں۔ آسمان پر سیاہ، غریخ اور ہلکے سبز رنگ کے بادل چھائے ہیں۔ اے رب کائنات اور پروردگار عالم یہ سب تیری قدرت کے نگارے ہیں۔ تیرے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو اسے خوبصورت نگارے پیدا کر سکے۔ تو ہی گل و گلزار کو خوبصورتی اور رنگینی بخشا ہے۔

بند 5۔

کیا کیا رکھے ہے یارب، سلمان تیری قدرت

بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت

سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت

تیرے نگارے ہیں سہان تیری قدرت

تشریح:

اس بند میں شاعر برسات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور قدرت و عظمت بیان کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باری تعالیٰ! میں ناچیز کس طرح تیری قدرت کو احاطہ قلم میں لاؤں اور بیان کروں، تُو نے اس دنیا میں ہمارے لیے بے شمار سلمان مہیا کئے ہیں۔ تیری قدرت اتنی بڑی ہے کہ تیری قدرت نے ہر جگہ جلوے دکھائے ہیں۔ ہر طرف خوبصورت اور دلکش نگارے ہمیں دیئے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مسی اور دل فرمی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دلفریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیرے بھی حمد الہی میں معروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سہان ربنا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چرند، پرند سبھی نہال ہیں اور قدرت کی مہنات دیکھ دیکھ کر شامہ خوانی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہادوں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

## حل مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) پہلے بند میں کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: اس بند میں برسات، باغات، قطرات، گھٹات، قافیے استعمال ہوئے ہیں۔

(ب) تیسرے بند میں موجود ردیف کی نشاندہی کریں۔

# **WANT TO DOWNLOAD NOTES OF ANY CLASS?**

[Click Me to Download](#)  
(I'll Bring You There)



**Top Study World is one of the best notes  
providers in Pakistan for FREE!**